فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	مضمون نگار	صفحہ
۱	ماہِ مبارک آرہا ہے۔ (مسلمانوں کیلئے خوشخبری)	مدیر	۳
۲	مالداروں کی دولت میں غریبوں کا بھی حق ہے۔	مولوی امر اللہ صاحب عارف بستوی .	۱۱
۳	تصویر کا دوسرا رخ	مدیر	۱۳
۴	ہر سائل کے سوال کا پورا کرنا ضروری نہیں .	"	۱۵
۵	موجودہ گداگری کے انسداد کی ضرورت اور اسکا طریقہ	"	۱۷
۶	فتاوی	حضرت مفتی صاحب مدرسہ رحمانیہ دہلی . .	۱۹
۷	سالانہ امتحان و عظیم الشان سالانہ اجلاس۔	مینجر	۲۳
۸			

مقاصد

(۱) کتاب و سنت کی اشاعت۔
(۲) مسلمانوں کی اخلاقی اصلاح
(۳) دار الحدیث رحمانیہ کے کوائف کی ترجمانی۔

ضوابط

(۱) یہ رسالہ ہر انگریزی ماہ کی یکم تاریخ کو شائع ہوتا ہے۔
(۲) یہ رسالہ ان لوگوں کو سال بھر مفت بھیجا جائے گا جو ۱؎ بذریعہ منی آرڈر ٹکٹ کیلئے دفتر میں بھیجدیں گے رسالہ وی پی نہیں بھیجا جائیگا۔
(۳) اس رسالہ میں دینی، علمی، اصلاحی، اخلاقی، تاریخی، تمدنی مضامین بشرط پسند شائع ہوں گے۔
(۴) ناپسندیدہ مضامین محصولڈاک آنے پر واپس کئے جائینگے اور شائع شدہ مضامین واپس نہیں ہوں گے۔
(۵) جوابی امور کیلئے جوابی کارڈ یا ٹکٹ آنے ضروری ہیں۔ (۶) فتویٰ پوچھنے والے سوال کے ساتھ جواب کیلئے ٹکٹ ضرور بھیجیں

پتہ

مینجر رسالہ محدث دار الحدیث رحمانیہ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

محدث

دہلی

نگرانِ اصول
مولانا عبید اللہ صاحب رحمانی
شیخ الحدیث

مدیر مسئول
نذیر احمد املوی
رحمانی

جلد ۱۰ | بابت ماہِ شعبان المعظم ۱۳۶۱ھ مطابق ماہ ستمبر ۱۹۴۲ء | نمبر ۵

ماہِ مبارک آرہا ہے

مسلمانوں کیلئے خوشخبری

(از مدیر)

اللہ، اس کی کتاب، اس کے رسولؐ، روزِ قیامت، حساب وکتاب، جزا وسزا، عذاب وثواب، جنت ودوزخ وغیرہ پر ایمان واعتقاد رکھنے والوں کو اللہ، اس کے آخری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اور اس کے فرشتوں کی طرف سے اس بشارت اور خوشخبری کی منادی ہو رہی ہے یٰاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِيْمٌ شَهْرٌ مُّبَارَكٌ اے نیکیوں سے غفلت برتنے والو! اور برائیوں سے الفت رکھنے والو! اے رحمتِ باری کے طلبگارو! اور عذابِ خدا سے ڈرانے والو! سن لو! کہ اب وہ دن عنقریب آنیوالے ہیں جن میں رحمتِ الٰہی کی بدلیاں جھوم جھوم کر برستی ہیں جن میں مغفرتِ ربانی کے دریا امنڈ امنڈ کر آتے ہیں اور تمہارے گناہوں کو خس وخاشاک کی طرح بہا کر لیجاتے ہیں۔ جن میں رب کریم اپنی نعمتوں کے خزانے کھولدیتا ہے جن میں سرکش شیاطین کو زنجیروں میں جکڑ دیا جاتا ہے۔ جن میں جہنم کے دروازے بند اور رحمت کے دروازے کھولدیئے جاتے ہیں، یہ بابرکت وباعظمت دن وہی ہیں جن کو ماہِ رمضان کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ یہی وہ مبارک مہینہ ہے جس کے استقبال کے لئے جنت ایک سال پہلے سے سجائی اور سنواری جاتی ہے۔ طرح طرح کے بیل بوٹوں، رنگہا رنگ کے پھول اور گلدستوں، قسمہا قسم کے عطر اور خوشبوؤں اور نہ جلنے

کن کن نعمتوں اور برکتوں سے اس کو آراستہ و پیراستہ کیا جاتا ہے۔ یہی وہ عظمت مہینہ ہے جس کے متعلق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ۔ لوگو! رمضان کی حفاظت کیلئے شعبان کے مہینہ کو شمار کرتے رہو، تاکہ رمضان کے ایام میں کمی زیادتی نہ ہو جائے۔ یہی وہ بابرکت مہینہ ہے جس میں ہر روز اللہ کی طرف سے ایک منادی کرنیوالا پکار پکار کر کہتا ہے۔ یَا بَاغِیَ الْخَیْرِ اَقْبِلْ اے نیکی و بھلائی کے ذریعہ اجر و ثواب طلب کرنیوالے خوش قسمت انسان آگے بڑھ! کہ دریائے رحمت جوش میں ہے اپنے دامنِ مراد کی جھولیاں جہاں تک بھر سکتا ہے بھرلے، کیا معلوم پھر آئندہ یہ موقع ہاتھ آئے یا نہ آئے۔ جتنی نمازیں پڑھ سکتا ہے پڑھ لے، قرآن مجید کی جتنی زیادہ تلاوت کر سکتا ہے کرلے، خیرات و صدقات کے ذریعہ یتیموں اور بیواؤں، ننگوں اور بھوکوں، بیکسوں اور بے بسوں کی جو جو خدمتیں تیرے بس میں ہوں ان میں کمی نہ کر، کہ تیرے مال میں ان کا بھی حق ہے وَیَا بَاغِیَ الشَّرِّ اَقْصِرْ اور اے شر و فساد، برائی و بدکاری، بدعملی و بدکرداری، گنہ گاری و نافرمانی سے دلچسپی رکھنے والے بد قسمت انسان! تو بھی اپنی برائیوں سے باز آ، کہ یہ انعامات الٰہیہ کے سمیٹنے کا زمانہ ہے، اپنے گناہوں پر شرمندہ ہو کر، رب کے دربار میں اور ان کی بخشش چاہ کہ یہ مولا کی طرف سے مغفرت و بخشش ہی کا مہینہ ہے۔ کسی غریب کا دل دکھایا ہو، کسی کے مال پر ناحق قبضہ کر لیا ہو، کسی کی آبرو پر حملہ کیا ہو، کسی پر بیجا ظلم کیا ہو، کسی کا حق ناحق دبا لیا ہو تو جاؤ ایک ایک سے معافی چاہو اور پھر خلوص اور سچائی نیک نیتی اور ایمانداری کے ساتھ اس مہینے کے روزے پورے رکھ لو تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس بشارت کے مستحق بن جاؤ۔ مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ (بخاری و مسلم) جس نے رمضان کے روزے ایمان کے ساتھ اجر و ثواب کی نیت سے (محض دکھانے اور شرما شرمی سے نہیں) رکھ لئے اس کے سارے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

خطبہ نبویہ مسلمانو! یقین جانو کہ اس آنیوالے مہینے سے بہتر کوئی دن تمہیں دونوں جہان کی بھلائیاں جمع کرنے کا نہیں مل سکتا۔ اس مہینے کی عظمت و اہمیت کا اندازہ اس سے کرو کہ ابھی یہ مہینہ شروع بھی نہیں ہوا تھا بلکہ شعبان کی آخری تاریخیں تھیں اور ماہِ رمضان کی آمد آمد کا غلغلہ بلند ہو رہا تھا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجمع عام میں اسکے فضائل پر ایک مبسوط تقریر فرمائی اور جامع الفاظ میں اس کی فضیلتوں اور خوبیوں کو امت کے سامنے واضح فرمایا۔ اس خطبہ کا ایک ایک لفظ اس مہینے کی عظمت و فضیلت میں ڈوبا ہوا ہے چنانچہ ارشاد ہے یَا اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ اَظَلَّكُمْ شَهْرٌ عَظِیْمٌ شَهْرٌ مُبَارَكٌ شَهْرٌ فِیْهِ لَیْلَةٌ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ جَعَلَ اللّٰهُ صِیَامَهٗ فَرِیْضَةً وَّقِیَامَ لَیْلِهٖ تَطَوُّعًا مَنْ تَقَرَّبَ فِیْهِ بِخَصْلَةٍ مِّنَ الْخَیْرِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ وَمَنْ اَدّٰی فَرِیْضَةً فِیْهِ كَانَ كَمَنْ اَدّٰی سَبْعِیْنَ فَرِیْضَةً فِیْمَا سِوَاهُ۔ وَهُوَ شَهْرُ الصَّبْرِ وَالصَّبْرُ ثَوَابُهُ الْجَنَّةُ وَشَهْرُ الْمُوَاسَاةِ وَشَهْرٌ یُزَادُ فِیْهِ رِزْقُ الْمُؤْمِنِ مَنْ فَطَّرَ فِیْهِ صَائِمًا كَانَ لَهٗ مَغْفِرَةً لِّذُنُوْبِهٖ وَعِتْقَ رَقَبَتِهٖ مِنَ النَّارِ وَكَانَ لَهٗ

عـــہ عام طور پر جس مہینے کو "شبرات" کا مہینہ کہا جاتا ہے اسی کو عربی میں شعبان کا مہینہ کہتے ہیں۔

وَمِثْلُ اَجْرِہٖ مِنْ غَیْرِ اَنْ یَّنْتَقِصَ مِنْ اَجْرِہٖ شَیْءٌ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ لَیْسَ کُلُّنَا نَجِدُ مَا نُفَطِّرُ بِہِ الصَّائِمَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُعْطِی اللّٰہُ ھٰذَا الثَّوَابَ مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰی مَذْقَۃِ لَبَنٍ اَوْ تَمْرَۃٍ اَوْ شَرْبَۃٍ مِّنْ مَّاءٍ وَمَنْ اَشْبَعَ صَائِمًا سَقَاہُ اللّٰہُ مِنْ حَوْضِیْ شَرْبَۃً لَا یَظْمَاُ حَتّٰی یَدْخُلَ الْجَنَّۃَ وَھُوَ شَھْرٌ اَوَّلُہٗ رَحْمَۃٌ وَّاَوْسَطُہٗ مَغْفِرَۃٌ وَّاٰخِرُہٗ عِتْقٌ مِّنَ النَّارِ وَمَنْ خَفَّفَ عَنْ مَمْلُوْکِہٖ فِیْہِ غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ وَ اَعْتَقَہٗ مِنَ النَّارِ (مشکوٰۃ ج ۱)

مطلب خیز ترجمہ:۔ لوگو! یہ خوشخبری سن لو، اور رحمتِ الٰہی کے خزانوں سے مالامال ہونے کیلئے تیار ہوجاؤ، کہ تم کو ایک نہایت عظمتوں اور بڑی برکتوں والے مہینے نے اپنے سایے میں لے لیا ہے۔ لوگو! یہ رمضان کا مہینہ وہ مہینہ ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ایک ایسی رات بنائی ہے کہ اس ایک رات کی عبادت اللہ کے نزدیک ایکہزار مہینے کی عبادت سے بھی بڑھ چڑھکر ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں دن کو روزہ رکھنا فرض اور رات میں نمازیں (تراویح) پڑھنا سنت ہے اس مہینے میں اللہ تعالیٰ نفلی عبادتوں پر بھی وہ ثواب عنایت فرماتا ہے جو دوسرے مہینوں میں فرض ادا کرنے پر ملتا ہے اور اس مہینے میں کسی ایک فرض کا ادا کرنا دوسرے مہینوں کے ستر فرضوں کے ادا کرنے کے برابر ہے۔ یہ مہینہ اپنے نفس کی ناجائز خواہشوں کو روکنے اور رب کی عبادتیں کرنے کا ہے جو شخص ایسا کریگا وہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک جنت کا مستحق ہے۔ یہ مہینہ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور غمخواری نرمی اور مروت، محبت اور رواداری سے پیش آنے کا ہے یہ وہ مہینہ ہے جس میں باری تعالیٰ اپنے مومن بندے کی روزی بڑھا دیتا ہے۔ اس مبارک مہینے میں جو شخص کسی روزے دار کو پیٹ بھر روٹی نہ کھلائے بلکہ صرف روزہ افطار ہی کرادے، تو ربّ رحیم و کریم اس کے معاوضے میں اس کے سارے گناہ بخشکر اس کو جہنم سے آزاد کرے گا۔ اور روزہ رکھنے والے کے ثواب میں کسی قسم کی کمی کئے بغیر، اس افطار کرانے والے کو بھی وہی ثواب دیگا جو روزہ رکھنے والے کو ملیگا صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسولؐ! روزہ افطار کرانے کی تو آپ نے بہت بڑی فضیلت بیان فرمائی لیکن ہم میں تو بہت سے ایسے بیچارے غریب ہیں کہ جن کے پاس اتنا ہے ہی نہیں کہ وہ کسی کا روزہ افطار کرا سکیں تو پھر ہم غریب تو اس نعمت سے محروم ہی رہے یہ انعام تو مالداروں ہی کو نصیب ہوگا۔ اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا کہ نہیں نہیں! تم یہ نہ سمجھو کہ یہ ثواب بڑی بڑی لذیذ چیزوں اور عمدہ عمدہ کھانوں ہی پر ملے گا نہیں بلکہ یہ ثواب تو اللہ تعالیٰ اس غریب کو بھی دیگا جس کے پاس اتنا تھوڑا سا دودھ ہے کہ جو خود اس کیلئے بھی کافی نہیں ہے۔ لیکن وہ اسی میں پانی ملاکر اس کو بڑھا لیتا ہے اور اسی پانی ملے ہوئے دودھ سے کسی کا روزہ افطار کرا دیتا ہے۔ یہ ثواب تو اس نادار کو بھی ملیگا جو صرف ایک کھجور ہی کھلا سکتا ہے ہاں ہاں یہی نہیں! بلکہ خدائے کریم کا کرم تو اتنا عام۔ اور اس کا فضل اتنا وسیع ہے کہ وہ اس محتاج و بے کس کو بھی اس انعام سے محروم نہیں کریگا

جوصرف ایک گھونٹ پانی ہی کسی روزے دار کو پلادے۔ اس کے بعد حضورؐ نے فرمایا کہ یہ ثواب اور فضیلتیں تو اس شخص کیلئے ہیں جوصرف افطار ہی کرادے۔ لیکن اگر کوئی شخص کسی روزے دار کو پیٹ بھر کر کھانا کھلادے تو پھر قیامت کے دن میدانِ محشر میں جب تمام عالم پریشان اور سراسیمہ ہوگا۔ گرمی اور تپش کی شدت سے بیتاب اور بے چین ہوکر، پانی کے لئے تڑپ رہا ہوگا۔ اس وقت اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض کوثر سے جس کا پانی شہد سے زیادہ شیریں اور لذیذ دودھ سے زیادہ سفید اور خوشنما ہے پلائے گا۔ اس کے پی لینے کے بعد اس کی پیاس اور گرمی کی تمام کلفتیں دور ہوجائیں گی پھر اسے پیاس لگے ہی گی نہیں، یہانتک کہ جنت میں داخل ہوجائے گا — لوگو! یہ وہ مہینہ ہے کہ جس کے شروع میں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ اور اس کے درمیان میں گناہوں کی بخشش ہوتی ہے اور پھر اخیر میں لوگوں کو دوزخ کے عذاب سے نجات دی جاتی ہے۔ پس تم بھی اللہ کے دربار میں توبہ کرو، روؤ گڑگڑاؤ۔ شاید اللہ تمہیں بھی اپنے ان بندوں میں شمار کرلے جن پر اس کی رحمتیں نازل ہوں گی جن کے گناہوں کو وہ بخشیگا جنھیں وہ جہنم کے عذاب سے نجات دے گا — اے وہ لوگو! جن کی ماتحتی میں غلام اور خدام ہوں ان کو چاہیئے کہ اس مہینے میں اپنے غلاموں اور ماتحتوں سے کام کم لیں، ان کو بھی ذرا آرام کرنے کا موقع دیں اللہ ان کی اس مہربانی کے بدلے میں ان کی مغفرت فرمائیگا اور ان کو عذابِ نار سے رہائی بخشیگا۔

مسائل ۔ مسلمانو! یاد رکھنے کی بات ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس خطبۂ استقبالیہ میں یا اس کے علاوہ اور جن جن حدیثوں میں ماہِ رمضان کی فضیلتوں اور برکتوں کا ذکر آیا ہے یہ تمام برکتیں اور رحمتیں صرف ان سعادتمندوں اور اللہ کے نیک بندوں کو حاصل ہوں گی جو بغیر شرعی عذر کے اس مہینے میں روزہ نہیں چھوڑتے بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کے مطابق اپنے روزوں کو صحیح صحیح طور پر ادا کرتے رہتے ہیں پس مناسب معلوم ہوتا ہے کہ مختصر طور پر آپ کے سامنے روزے کے کچھ مسائل بھی بیان کردیئے جائیں تاکہ آپ ان کا لحاظ رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے اس فرض کو ادا کریں۔

تراویح جب رمضان شریف کا چاند دیکھ لیا جائے یا شعبان کی تیس۳۰ تاریخیں پوری ہوجائیں تو اسی رات سے تراویح کی نماز شروع کردی جائے۔ تراویح کی نماز کی ترکیب اور تعداد وہی ہے جو تہجد کی نماز کی ہے کیونکہ یہ دونوں نمازیں ایک ہی ہیں۔ حضرت عائشہؓ سے روایت ہے وہ فرماتی ہیں۔ مَا كَانَ يَزِيْدُ فِي رَمَضَانَ وَلَا فِي غَيْرِهٖ عَلٰى اِحْدٰى عَشْرَةَ رَكْعَةً (بخاری ومسلم) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چاہے رمضان ہو یا غیر رمضان ہمیشہ (مغرب وعشاء کے علاوہ) رات کی نماز (مع وتر کے) گیارہ ہی رکعت پڑھا کرتے تھے۔ (ہاں اخیر عمر میں کچھ کم کردی تھیں، اور کبھی کبھی تیرہ بھی پڑھیں) اس کے علاوہ ایک صاف اور

صریح حدیث خاص تراویح کے متعلق حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ قَالَ صَلّٰی بِنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِیْ شَہْرِ رَمَضَانَ ثَمَانَ رَکَعَاتٍ ثُمَّ اَوْتَرَ الحدیث (رواہ الطبرانی فی الصغیر ومحمد بن نصر المروزی فی قیام اللیل وابن خزیمۃ وابن حبان فی صحیحیہما) یعنی حضرت جابرؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم کو رمضان کے مہینے میں آٹھ رکعتیں پڑھائیں پھر اس کے بعد (تین رکعت) وتر پڑھا۔"

ان دونوں روایتوں سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ تراویح کی نماز آٹھ اور مع وتر گیارہ رکعت ہی سنت ہے اس کے خلاف جو لوگ بیس رکعتیں پڑھتے اور اسی کو سنت بتاتے ہیں وہ غلط ہے۔ خود حنفیوں کو بھی اس کا اعتراف ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تو تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت (بغیر وتر) کے ثابت ہے، بیس رکعت کا ثبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے چنانچہ حنفیوں کے بہت بڑے عالم مولانا انور شاہ صاحب فرماتے ہیں۔ ولا مناص من تسلیم ان تراویحہ علیہ السلام کانت ثمانیۃ رکعات (العرف الشذی ص۳۲۹) یعنی اس کے تسلیم کئے بغیر چارہ نہیں کہ رسول علیہ السلام کی تراویح کی نماز آٹھ ہی رکعت تھی اس سے آگے چلکر ص۳۳۰ پر ہے واما النبی صلی اللہ علیہ وسلم فصح عنہ ثمان رکعات واما عشرون رکعۃ فہو عنہ علیہ السلام بسند ضعیف وعلی ضعفہ اتفاق (العرف الشذی)۔ یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے تو صحیح طور پر صرف آٹھ ہی رکعت ثابت ہے بیس رکعت والی روایت بالاتفاق ضعیف ہے۔" پس دوستو انصاف کرو، کیا یہ ظلم نہیں کہ جو چیز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح طور پر ثابت ہو۔ اس کو چھوڑ کر اس پر عمل کیا جائے جس کو خود بھی ضعیف مانتے ہیں۔

حنفیہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا ہے اسی لئے ہم بیس پڑھتے ہیں لیکن واضح رہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی صحیح طور پر اس کا ثبوت نہیں، خود حنفیوں کی معتبر کتاب "آثار السنن" میں ہے رجالہ ثقات لکن یحیی بن سعید الانصاری لم یدرک عمر یعنی "اس کے راوی تو ثقہ ہیں لیکن یحیی بن سعید الانصاری جو حضرت عمرؓ سے اس واقعہ کو بیان کرتے ہیں انھوں نے حضرت عمر کا زمانہ ہی نہیں پایا۔" لامحالہ کسی دوسرے سے سنکر بیان کر رہے ہیں اس کا پتہ نہیں کہ وہ کون ہے ایسی روایت قابل عمل کیسے ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ حضرت عمرؓ کے متعلق بعض روایتیں اور بھی پیش کی جاتی ہیں لیکن ان میں سے کوئی بھی ثابت نہیں ہے بلکہ اس کے خلاف موطا امام مالکؒ وغیرہ میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے صحیح طور پر یہ ثابت ہے کہ آپ نے حضرت ابی بن کعبؓ اور حضرت تمیم داریؓ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو تراویح کی نماز گیارہ رکعت (مع وتر) پڑھایا کریں۔

اور اگر بالفرض یہ صحیح بھی مان لیا جائے کہ حضرت عمرؓ نے بیس رکعت پڑھنے کا حکم دیا، یا ان کے زمانے میں پڑھی گئی تو میں کہتا ہوں کہ جب خود حنفیوں کے بڑے بڑے علماء یہ تسلیم کرتے ہیں کہ رسول اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام سے

کو صحیح طور پر آٹھ ہی رکعت (بغیر وتر) ثابت ہے تو پھر حضرت عمرؓ یا کسی دوسرے صحابی کا قول وفعل رسول اللہ کے مقابلے میں کیسے حجت ہوسکتا ہے۔ اور پھر ستم یہ کہ آٹھ رکعت کو خلاف سنت کہیں، اور بیس رکعت ہی کو سنت مانیں ع بسوخت عقل زحیرت کہ ایں چہ بوالعجبی است۔ دوستو! یہ تقلید کی کرشمہ سازیاں ہیں ؎

جنوں کا نام خرد رکھ دیا، خرد کا جنوں — جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے

اب آپ پر یہ حقیقت واضح ہوگئی کہ سنت کے مطابق تو تراویح کی نماز صرف آٹھ ہی رکعت ہے اور تین رکعت وتر ملاکر کل گیارہ رکعت لیکن اگر کوئی شخص نفل کے طور پر زیادہ پڑھنا چاہے تو پڑھ سکتا ہے اس کیلئے کوئی بیس ہی کی تخصیص نہیں ہے، ۲۰، ۲۲، ۲۴، ۲۸، ۳۴، ۳۶، ۲۹، ۴۱ جتنی رکعتیں چاہے پڑھے۔ ان سب کا ثبوت صحابہ کے عمل سے ملتا ہے علامہ عینی حنفی نے عمدۃ القاری میں ان سب آثار کو بالتفصیل ذکر کیا ہے۔

بعض جگہ یہ رواج ہے کہ جب تراویح کی نماز میں ایک مرتبہ پورا قرآن حافظ سناکر ختم کرلیتا ہے تو پھر تراویح بند کردیتے ہیں چاہے ابھی رمضان ختم ہونے میں کئی دن باقی ہوں لیکن یہ رواج بالکل غلط ہے جبتک رمضان ختم نہ ہو تراویح برابر پڑھنی چاہیئے۔ اگر قرآن ختم ہوجائے تو پھر دوبارہ شروع کردینا چاہیئے۔ قرآن ختم ہوجانے سے تراویح نہیں ختم ہوگی بلکہ رمضان ختم ہوجانے سے تراویح ختم ہوگی۔ اسلئے جبتک عید کا چاند نہ دیکھا جائے یا تیس روزے پورے نہ ہوجائیں تراویح برابر جاری رہنی چاہیئے۔

سحری جب تراویح پڑھکر سوجائے تو پھر اخیر رات میں صبح صادق ہونے سے پہلے اٹھ بیٹھے اور جو کچھ گھر میں میسر ہو اسوقت کھالے اسی کو "سحری" کہتے ہیں حضرت انس بن مالکؓ سے روایت ہے اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ تَسَحَّرُوْا فَاِنَّ فِی السَّحُوْرِ بَرَکَۃً (ترمذی) یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کو حکم دیکر فرمایا لوگو! سحری کھایا کرو، اس میں اللہ تعالیٰ نے برکت رکھی ہے۔ دوسری حدیث میں ہے کہ مسلمانوں اور اہل کتاب (یہود ونصاریٰ) کے روزے میں یہ فرق ہے کہ مسلمان سحری کھاتے ہیں اور وہ نہیں کھاتے اس لئے ہمیں سحری کے وقت کچھ نہ کچھ ضرور کھا لینا چاہیے لیکن اتنا نہیں کہ صبح کو منہ سے بدبودار ڈکاریں آئیں اور بدہضمی کی شکایت ہوجائے۔ اگر کسی دن آنکھ نہ کھلی، یا کسی اور وجہ سے سحری نہ کھائی تو اس سے روزے میں کچھ خرابی نہیں ہوگی۔

روزے کی حالت صبح کو سویرے اٹھکر فجر کی نماز ادا کرنا چاہیئے، اس کے بعد قرآن مجید کی تلاوت کرنی چاہیئے پھر اپنے کاروبار میں مشغول ہوکر اپنا کام کرے، جب نماز کا وقت آجائے تو وقت پر برابر نماز پڑھ لیا کرے، غیبت، چغلی جھوٹ، دغابازی، مکروفریب، جھگڑا لڑائی، گالی گلوج وغیرہ سے قطعاً پرہیز کرے، اس دن کو تاش، چوسر، شطرنج، سینما بائیسکوپ وغیرہ بیہودہ چیزوں میں نہیں گنوانا چاہیئے۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نیک کاموں میں صرف کرنا چاہیئے، یہ دن گناہوں سے باز رہنے اور نیکیاں کمانے کے ہیں، ان کو غفلت اور معصیت میں گذارنا بڑی بدنصیبی کی بات ہے۔

افطاری شام کو جب افطاری کا وقت آئے تو وقت کا اچھی طرح خیال رکھنا چاہیئے۔ پورب کی طرف سے جب افق آسمان میں سیاہی نمودار ہو جائے اور پچھم میں آفتاب غروب ہو جانے کا یقین ہو جائے تو روزہ فوراً افطار کر دینا چاہیئے وقت ہو جانے پر دیر نہیں کرنا چاہیئے یہ وقت دعا کے قبول ہونے کا بھی ہے۔ روزہ اگر کھجور سے افطار کرے تو بہتر ہے ورنہ چند گھونٹ پانی پی کر افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے ذَهَبَ الظَّمَأُ وَابْتَلَّتِ الْعُرُوقُ وَثَبَتَ الْأَجْرُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ پیاس بجھ گئی رگیں تر ہو گئیں اور اجر و ثواب بھی انشاء اللہ ثابت ہو گا یا یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلٰى رِزْقِكَ اَفْطَرْتُ اے اللہ میں نے تیری ہی رضامندی کیلئے روزہ رکھا تھا اور تیری ہی دی ہوئی روزی پر افطار کیا۔

شب قدر اس مہینے کی وہ رات جس میں عبادت کرنا ایک ہزار مہینے کی عبادت سے بھی بڑھکر ہے جس کا نام شب قدر ہے وہ اس کے آخری دس دنوں میں ہوتی ہے چنانچہ ایک حدیث میں ہے عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ اَخْبَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ قَالَ هِيَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ لَيْلَةَ اِحْدٰى وَّعِشْرِيْنَ اَوْ ثَلٰثٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ خَمْسٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ سَبْعٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ تِسْعٍ وَّعِشْرِيْنَ اَوْ اٰخِرِ لَيْلَةٍ مِّنْ رَمَضَانَ مَنْ قَامَهَا اِحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ وَمَا تَاَخَّرَ (ترغیب و ترہیب) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم لوگوں کو شب قدر کے متعلق خبر دی اور فرمایا کہ وہ رات رمضان کے آخری دس دنوں میں کسی طاق رات میں ہوگی (یعنی یا تو اکیسویں تاریخ کی رات ہوگی یا ۲۳ ویں یا ۲۵ ویں یا ۲۷ ویں یا ۲۹ ویں کی یا رمضان کی بالکل آخری رات جو شخص اس رات میں اجر و ثواب کی نیت سے نمازیں پڑھیگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے سب گناہ بخشدیگا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ شب قدر خاص ستائیسویں ہی تاریخ کو نہیں ہوتی بلکہ ان تاریخوں میں سے بلا تعین کسی ایک تاریخ میں ہوگی۔ یہ جو مشہور ہے کہ ستائیسویں تاریخ کو ضرور شب قدر ہوتی ہے یا یہ "بڑی شب قدر ہے اور دوسری تاریخوں میں چھوٹی" تو یہ بات بالکل غلط ہے۔ شب قدر تو صرف ایک رات ہے، اس میں چھوٹی بڑی کا عقیدہ محض جہالت ہے اور ستائیسویں تاریخ کو خاص سمجھنا بھی صحیح نہیں ہے۔ اگر اس رات کی برکتوں سے فائدہ اٹھانا ہو تو چاہیئے کہ اکیسویں تاریخ سے لیکر اخیر مہینے تک ہر طاق رات میں (یعنی ایک دن کا ناغہ کرکے) برابر عبادت کی جائے یہ رات اللہ تعالیٰ کے نزدیک بڑی ہی افضل اور مرتبہ والی ہے۔ قرآن مجید میں تیسویں پارے کی "سورۃ القدر" اسی رات کی فضیلت کے بیان میں اتری ہے۔ اس رات میں روح امین حضرت جبریل علیہ السلام فرشتوں کی ایک جماعت میں زمین پر اترتے ہیں اور ہر شخص (مرد ہو یا عورت) کے پاس آکر سلام اور مصافحہ کرتے ہیں۔ جو اللہ کی یاد میں مصروف ہو، چاہے نمازیں پڑھ رہا ہو، یا کھڑا ہو یا بیٹھا ہو، جو لوگ اللہ تعالیٰ سے دعائیں مانگتے ہوتے ہیں، ان کی دعاؤں پر یہ فرشتے آمین کہتے ہیں (ترغیب و ترہیب) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اے اللہ

کے رسولؐ! اگر مجھے یہ رات ملجائے تو میں کیا دعا پڑھوں تو حضورؐ نے ان کو یہ دعا سکھائی اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔ الٰہی! (میں گنہگار ہوں) تو بڑا معاف کرنیوالا اور معافی کو پسند کرنیوالا ہے اسلئے (میری التجا ہے کہ) مجھے (بھی) معاف کردے۔ حدیث شریف میں ہے مَنْ حُرِمَھَا فَقَدْ حُرِمَ الْخَیْرَ کُلَّہٗ (ابن ماجہ) یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جو شخص اس رات کی عبادت سے محروم رہا، یہ سمجھو کہ گویا وہ ہر قسم کی نیکیوں اور بھلائیوں سے محروم رہا۔

پس مسلم بھائیو اس رات کو حاصل کرنے کی کوشش کرو اور چار پانچ روز رات کو محنت کرکے اللہ تعالیٰ کی عبادت کرلو اور اپنی ہر قسم کی حاجت اور مصیبت کو اس مالک کے سامنے پیش کرکے دونوں جہان کی بھلائیاں حاصل کرلو۔ نہ معلوم کس وقت موت کا پیغام آجائے اور ہمیں یہ سارا ساز و سامان چھوڑ کر الوداع کہنا پڑے۔ قبر کی تنہائی اور وحشت میں ہماری یہی عبادتیں کام آئیں گی۔ خدا کے یہاں سفارش کرینگی اور ہماری نجات کا باعث بنیں گی، ماں باپ، بیٹا، بیٹی، بھائی بند، میاں بیوی، رشتہ کنبہ یہ سب دنیا کے جھمیلے ہیں، آخرت میں اپنے عمل کے سوا کوئی چیز سہارا نہ دے گی۔ اِلَّا مَا شَآءَ اللہ۔

اعتکاف مسجد میں عبادت اور ثواب کی نیت سے بیٹھ جانا ہی اعتکاف ہے۔ رمضان شریف کے آخری دس دنوں میں اعتکاف کرنا سنت موکدہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی اس کو ترک نہیں کیا جو شخص اس سنت پر عمل کرنا چاہے اس کو چاہئے کہ مسجد کے کسی کونے میں کپڑے وغیرہ سے گھیر کر ایک حجرہ کی شکل میں بنالے اور پھر رمضان شریف کی بیسویں ہی تاریخ کو عصر کی نماز کے بعد آفتاب ڈوبنے سے پہلے پہلے اعتکاف کی نیت سے مسجد میں داخل ہوجائے اور رات اس حجرے سے (جو اعتکاف کیلئے بنایا ہے) باہر ہی مسجد میں گذارے جب فجر کی نماز سے فارغ ہوجائے تو پھر اپنے حجرے میں داخل ہوجائے اور تسبیح و تہلیل تلاوت قرآن مجید وغیرہ میں مشغول رہے اعتکاف کرنیوالا، پیشاب، پاخانے اور اگر احتلام ہوجائے تو غسل کرنے کیلئے مسجد سے باہر جاسکتا ہے اور اگر اعتکاف کسی ایسی مسجد میں کیا ہے جہاں جمعہ نہیں ہوتا تو جمعہ پڑھنے کیلئے جامع مسجد میں چلا جائے لیکن نماز جمعہ پڑھکر پھر اپنی جگہ پر واپس آجائے، مسجد سے باہر نہ کسی جنازے میں شریک ہو اور نہ کسی مریض کے گھر اس کی عیادت کے لئے جائے۔ ہاں اگر پیشاب پاخانے کیلئے جاتے ہوئے راستے میں کوئی بیمار آدمی ملجائے تو اس سے خیریت پوچھ سکتا ہے۔

(باقی آئندہ)